وہ جوابی تحقیق پیش نہیں کر سکتا۔

مؤلف قابلِ داد ہیں کہ بات بات پر حوالے جمع کر کے اس چھوٹی سی کتاب کو خاصا تحقیقی رنگ دے دیا ہے۔

کاروانِ عزیمت (۱) | مؤلفہ پروفیسر عبدالغنی فاروق ۔ ناشر ادارہ معارفِ اسلامی منصورہ، لاہور
مضبوط جلد، خوبصورت ٹائیٹل، کاغذ طباعت خوب، صفحات: ۴۹۶ قیمت: ۵۰ روپے

مناسب قیمت میں تحریک اسلامی کی خدمت کر کے رخصت ہو جانے والے دس معیاری کارکنوں کا مفصل تذکرہ پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر قاضی حمید اللہ، مولینا محمد علی مظفری، تاج الملوک، محمد باقر خان، چوہدری محمد اکبر، مولینا عبدالعزیز، محترمہ حمیدہ بیگم، چوہدری نذیر احمد، پروفیسر عبدالحمید صدیقی اور مولینا معین الدین خٹک کی علمی و عملی خدمات پیش کرنے کے لیے پروفیسر فاروق صاحب نے مواد جمع کرنے کے لیے بڑی محنت کی۔ لوگوں سے ملاقاتیں کیں، مسودات اور خطوط حاصل کیے، انٹرویو لیے، رسائل و اخبارات کے فائل کھنگالے، سفر کیے اور پھر حاصل کردہ چیزوں کو بخوبی مرتب کیا۔ ان شخصیتوں کے حالات کا مطالعہ کرنے والے آدمی کو ایمان، اخلاق، دعوتِ حق اور حصولِ علمِ دین کے لیے تقویت ملتی ہے۔ اب ایسے لوگ کم ہوتے جا رہے ہیں۔

مؤلف اگر قدرے اختصار سے کام لیتے اور بعض بیانات کو تطویل و تکرار سے بچا کے صرف ٹھوس حقائق کو نمایاں کرتے تو ۵۰۰ صفحے کی کتاب میں ۳۰، ۴۰ احباب رفتگان کے احوال کا مطالعہ کر سکتے۔ اُمید ہے کہ وہ اگلے ایڈیشن میں اس کو ملحوظ رکھیں گے۔

ان کے جذبۂ کار اور لگن کی دل سے ہم قدر کرتے ہیں۔ انہوں نے خوبصورت ادبی زبان میں کتاب لکھ کر بڑا کام کیا ہے۔ اُمید ہے کہ نوجوان صفوں کے لیے یہ ذریعۂ تربیت و رہنمائی ہوگی۔

رموزِ شاعری | از عزیزہ جبران انصاری ایم اے ۔ ناشر: عادل ناسب حضری ۲۷۶/۶ نصر کالونی قدیم سکھر۔

آج کل کے اکثر شعرا علمِ عروض سے بے خبر اور اوزان و قوافی سے بے نیاز ہوتے ہیں

یہ ناواقفیت بھی اس کا سبب بنی کہ پہلے نظم آزاد اور پھر نثری نظم میں نئے اصحاب کو سہولت محسوس ہوئی۔ پھر زحافات سے ناواقفیت اور طریق تقطیع اور نظامِ قوافی سے بے تعلقی اس کا سبب بنتی ہے کہ کثرت سے اغلاط صادر ہوتی ہیں اور ہر غلطی کو جدت یا جدیدیت کی نقاب اوڑھا دی جاتی ہے۔ عروض و اوزان کے متعلق پہلے بھی کتابیں موجود ہیں، مگر عزیز جبران انصاری کی تازہ کتاب رموزِ شاعری وقت کے ساتھ بڑی حد تک ہم آہنگ ہے اور انھوں نے ضروری باتیں بڑی خوبی سے ذہن نشین کرائی ہیں۔ شعری صنعتوں کا تذکرہ بڑا اہم ہے۔

ہمارے شاعر دوست کم سے کم اس کتاب کو ضرور پڑھ لیں۔

سندھ کی صورت حال | از ڈاکٹر اسرار احمد۔ ناشر: سندھ نیشنل اکیڈمی، پوسٹ بکس نمبر ۲۵۸ - حیدر آباد۔

جناب محمد موسیٰ بھٹو کی اسی موضوع پر ایک کتاب کا تعارف ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی یہ تقریر بھی انہیں تشویشناک حالات کی عکاس ہے جو سندھ میں پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا اپنا اندازِ بیان ہے۔ اس کا مطالعہ ملکی حالات کو سمجھنے میں مدد دے گا۔ اور یہ حقیقت بھی سامنے آجائے گی کہ بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ نے کمیونسٹوں کی سرپرستی میں سرزمینِ سندھ میں بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ زیر بحث سندھ کی انتہائی پرخطر صورتِ حالات کے متعلق مولینا مودودیؒ نے ۶۶-۶۵ء کے حکمرانوں کو بعض افراد کے ذریعے مصدقہ تفصیلی رپورٹیں بھجوائی تھیں۔ مگر کچھ نہ ہوا۔ اُس وقت جس سرچشمہ کو ایک سوئی سے بند کیا جا سکتا تھا، اب اُسے روکنے کے لیے ہاتھیوں کی قطار بھی کافی نہیں ہوگی۔

خطرناک قومی مسائل سے ہماری حکومت کی پریشانِ بے نیازی ہمیں کتنے ہی مصائب کے کولہوؤں سے گزار چکی ہے۔ کاش کہ اب سندھ کے معاملے کو اربابِ اقتدار نہ صرف سمجھیں